Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساری جماعت یہ کوشش کرے اور دُعا بھی کرے کہ میری زندگی میں ایک کروڑ افراد احمدی ہو جائیں

گذشتہ آٹھ سال میں پونے تین لاکھ سے زائد بیعتوں کا تحریری ریکارڈ ہمارے پاس موجود ہے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | اتوار ۵ رجب ۱۴۱۲ھ، ۱۲ صلح ۱۳۷۱ہش، ۱۲ جنوری ۱۹۹۲ء | نمبر ۹

اگر ہم دُعاؤں میں غفلت نہ دکھائیں اور اللہ تعالیٰ جماعت کو خدمت کی توفیق بخشے تو جو پھل پک رہے ہیں یہ اکٹھے جھولی میں گریں گے اور لکھوکھہا بیعتیں تھوڑے عرصے میں ہو سکتی ہیں

دعوت الی اللہ کے کام کو معمولی نہ جانیں خدا تعالیٰ بظاہر ناممکن دعاؤں کو بھی سُن لیا کرتا ہے

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۵ اخاء ۱۳۷۰ ہش (۲۵ اکتوبر ۱۹۹۱ء) بمقام بیت الفضل لندن

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ انفال آیات ۴۴-۴۵ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"یہ آیات کریمہ جن کی مَیں نے تلاوت کی ہے، ان کا تعلق غزوۂ بدر سے ہے اور غزوۂ بدر سے پہلے کی اس رؤیا کا اس میں ذکر کیا گیا ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دشمن کو تھوڑا کر کے دکھایا تھا۔ یعنی اگرچہ عملاً دشمن کی تعداد بہت زیادہ تھی مگر اس مبارک رؤیا میں دشمن کی تعداد تھوڑی کر کے دکھائی گئی اور اس ذکر کے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم نے ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تو اس وقت تمہیں بھی، تم سب کو وہ تھوڑے دکھائی دیئے (-) جبکہ خدا اُن کی نگاہوں میں تمہیں تھوڑا دکھا رہا تھا (-) تاکہ خدا تعالیٰ اس معاملے کا فیصلہ صادر فرما دے جس نے ہو کر رہنا تھا، جو مقدّر ہو چکا تھا (-) اور خدا ہی کی طرف تمام امور لوٹائے جاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی تعداد کا مسئلہ

(-) آج مَیں جماعت کی تعداد کے مسئلہ پر گفتگو کروں گا اور بہت سے غلط خیالات جو پھیلے ہوئے ہیں۔ بہت سے اعتراضات ہیں جو اس سلسلہ میں کئے جاتے ہیں اور بے یقینی کی بعض کیفیات ہیں اس لئے ضرورت سمجھتا ہوں کہ اس موضوع پر ضرور کچھ نہ کچھ کہا جائے۔

کچھ عرصہ پہلے مجھے ہندوستان سے، کانپور سے بھی ایک خط ملا۔ اس میں یہ ذکر تھا کہ (مخالف) ابھی تک ہمیں بہت ہی تھوڑا بتاتا ہے اور جہاں تک جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے کہیں ہم ایک کروڑ کی تعداد لکھے ہوئے دیکھتے ہیں۔ کہیں ڈیڑھ کروڑ کی تعداد بھی سُنائی دیتی ہے۔ اس لئے عجیب ابہام کی سی کیفیت ہے۔ اس سلسلہ میں ضرور روشنی ڈالیں کہ اصل حقیقت کیا ہے۔

ایک کروڑ کی تعداد کا آغاز حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمتیں فرماتا رہے) کے جلسہ کے موقع پر ایک اعلان سے ہوا ہے۔ غالباً ۲۰ سال یا اس سے کچھ زائد عرصہ کی بات ہے کہ حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث نے جلسہ سالانہ پر احمدیوں کی تعداد کے متعلق اپنا تخمینہ ایک کروڑ کا بتایا تھا۔ اس سے پہلے ایک مرتبہ ایک نجی محفل میں حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث نے جماعت کی تعداد کے متعلق جو اندازہ بتایا اس پر مَیں نے مؤدبانہ یہ عرض کیا کہ میرے نزدیک اس سے بہت کم ہے جتنی آپ کا اندازہ ہے۔ آپ نے اس بات کو قبول نہیں کیا اور تفصیل سے مجھے یاد نہیں کہ کیا دلائل پیش فرمائے لیکن مجھے اس ساری گفتگو کے بعد یہ اندازہ ہوا کہ بہت سی جماعتیں خصوصاً بیرونی ممالک اور پاکستان میں بعض اضلاع کی جماعتیں حضرت (امام جماعت) کی خدمت میں جب جماعت کے اندازے پیش کرتی ہیں تو پوری احتیاط سے کام نہیں لیتیں۔ ایک مُلک کے متعلق مجھے یاد ہے کہ اس کے ذکر میں آپ نے فرمایا کہ وہاں دس لاکھ کی تعداد پہنچ چکی ہے۔ بعد میں مجھے بھی اس مُلک کے دَورہ کا موقع ملا لیکن میرے اندازے کے مطابق ۵ لاکھ کے لگ بھگ تعداد تھی تو اندازوں میں فرق ہوتا ہے لیکن جہاں تک مَیں نے اس گفتگو سے اندازہ لگایا حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث کو پورا یقین تھا کہ یہی تعداد ہے اور (اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے) اس میں کسی مبالغہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چونکہ مقامِ ادب یہ تھا کہ اس کے بعد مَیں زبان نہ کھولتا۔ اس لئے اس موضوع پر پھر کبھی مَیں نے کسی سے گفتگو نہیں کی۔ جب حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث (اللہ کی رحمتیں ہمیشہ آپ پر ہوں) کا وصال ہوا۔ اور (امامت) کی ذمہ داری میرے کندھوں پر ڈالی گئی تو مجھے اکثر بیرونی ممالک میں دَورہ کے وقت اس سوال کا سامنا ہوا اور میرے لئے اس وقت یہ ایک بہت ہی مشکل مسئلہ تھا کہ جہاں تک گذشتہ (امام جماعت) کی طرف سے اعلان کا تعلق ہے میرا یہ مقام نہیں تھا کہ مَیں اس کے خلاف کوئی رائے ظاہر کرتا اور جہاں تک میرے اپنے تخمینہ کا تعلق تھا مَیں کم سمجھا کرتا تھا۔ اس لئے ان دونوں مسائل کے درمیان سے ہمیشہ مَیں نے سچے گریز کی راہ یہ اختیار کی کہ جب بھی کسی سوال کرنے والے نے سوال کیا تو مَیں نے ہمیشہ یہی جواب دیا کہ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے مَیں ساری دُنیا کے احمدیوں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعداد کا تخمینہ نہ لگا سکا ہوں نہ یہ کسی کے لئے ممکن ہے کہ حقیقتاً یہ تخمینہ لگا سکے کیونکہ اس کی راہ میں بہت سی مشکلات ہیں لیکن مجھ سے پہلے (امام جماعت) نے ایک تخمینہ پیش کیا تھا جو ایک کروڑ کا تھا اور یہی تخمینہ ہے جو جماعت میں رائج ہے اور جب بھی سوال کرنے والے نے مزید کریدا اور میرے ذاتی اندازے کے متعلق گفتگو کی تو میں نے ہمیشہ بلاتردد یہ بتایا کہ میرے خیال میں اس سے کم ہے لیکن مشکل یہ پیش آئی کہ چونکہ باقاعدہ طور پر میں اس مقام پر نہیں تھا اور عملاً میرے لئے ممکن بھی نہیں تھا کہ پہلے تخمینے کے متعلق جانچ پڑتال کر کے اس کی تصحیح کر سکتا۔ اس لئے جماعت میں ہر جگہ ایک کروڑ کی تعداد رائج ہو گئی۔ اس پر مزید یہ مشکل پیش آئی کہ بہت سے لوگوں نے اندازہ لگایا کہ اگر ۲۰ سال پہلے ایک کروڑ تعداد تھی تو اب سوا کروڑ ہو گئی ہو گی اور بعضوں نے اس کو ڈیڑھ کروڑ بھی کر دیا اور یہ اعداد و شمار جب شائع ہونے شروع ہوئے تو جماعت کے لئے بڑی الجھن کا سامنا تھا۔ کہاں ایک کروڑ، پھر ڈیڑھ کروڑ، پھر دشمن کی طرف سے تعداد بہت ہی کم تو واقعۃً بہت سے ممالک کے احمدیوں کے لئے یہ ایک بہت مشکل مسئلہ بن گیا۔

سیالکوٹ میں احمدیت

اب میں آپ کو مختصراً بتاتا ہوں کہ حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث (اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) کے اندازے میں کون سے محرکات تھے، کون سے اسباب تھے جنہوں نے کام کیا ہے۔ ایک تو یہ کہ حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث اپنی صدارت کے زمانہ میں جب پاکستان کے دورے کیا کرتے تھے تو سیالکوٹ۔ گجرات۔ شیخوپورہ۔ سرگودہا وغیرہ میں اتنے بڑے بڑے اجتماع ہوا کرتے تھے اور جماعتیں اتنے زور کے ساتھ شرکت کرتی تھیں اور ایسے بھرپور اخلاص کا مظاہرہ کیا کرتی تھیں کہ ایک سرسری تخمینے میں بہت بڑی تعداد دکھائی دیتی تھی۔ ان دوروں کے نتیجہ میں اور کچھ مختلف امراء کی ایسی رپورٹوں کے نتیجہ میں مثلاً جن میں سے ایک کے متعلق مجھے بھی علم ہے کہ سیالکوٹ کے متعلق ایک دفعہ کسی صاحب نے، امیر تو نہیں تھے مگر کسی دوسرے نے حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث کو یہ اثر دیا کہ سیالکوٹ میں تو کوئی جگہ ہی نہیں جہاں احمدی نہ ہوں تقریباً سارا سیالکوٹ احمدیت سے بھر گیا ہے حالانکہ یہ بات امر واقعہ نہیں ہے۔ سیالکوٹ میں جہاں جماعتوں کے گچھے ہیں اور جہاں عموماً لوگ دوروں پر جاتے ہیں وہاں واقعی یہی منظر دکھائی دیتا ہے لیکن بڑے بڑے علاقے ہیں جو بالکل خالی پڑے ہیں۔ چنانچہ جب میں نے دورے کئے تو میں نے یہ دیکھا اور مجھے اس سے اندازہ ہوا کہ کیوں غلطی ہو جاتی ہے کہ اگر میں صرف احمدی علاقوں کے دورے کر کے آتا تو میرے پر بھی یہی تأثر ہوتا لیکن میں نے دوسرے علاقوں کے بھی دورے کئے کیونکہ وقف جدید کے تابع میں یہ اندازہ لگانا چاہتا تھا کہ کون سے خلا رہ گئے ہیں وہاں کوشش کی جائے اور جب خلا والے علاقے دیکھے تو دیکھ کر ہول آتا تھا کہ سیالکوٹ جیسے ضلع میں جہاں جماعت کے متعلق اتنا رعب ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں جماعت پھیل چکی ہے۔ دسیوں میل کے ایسے علاقے ہیں جہاں کوئی احمدی گاؤں نہیں یعنی بعض علاقوں میں ایک بھی گاؤں نہیں۔ جہاں ایک احمدی بھی ہو تو اس سے طبیعت پر بہت فکرمندی پیدا ہوتی تھی۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بعض علاقوں کے دورہ سے واقعی یہ اثر بھی پڑتا تھا کہ گویا سارا سیالکوٹ احمدیت کی جھولی میں آ گیا ہے تو ایک وجہ یہ ہو گی۔ دوسری وجہ یہ کہ جماعت کی تاریخ میں مختلف ادوار ایسے آئے ہیں جن میں بعض علاقوں میں کثرت سے احمدیت پھیلی ہے اور تاریخ نے ان باتوں کو محفوظ کیا ہے اور بہت سے ایسے ادوار ہیں جو حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث نے دیکھے ہوئے ہیں جو مجھ سے عمر میں ۱۷ سال بڑے تھے اور اس کے تأثرات آپ کے ذہن پر تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ جب آپ نے جہلم کا دورہ کیا تو حضور نے مجلس میں بیان فرمایا کہ یہاں بڑے بڑے علاقے احمدی ہیں۔ اس وقت صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب نے جن کی کوٹھی پر آپ قیام فرما رہے تھے عرض کیا کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) جب یہاں تشریف لائے تھے تو ایک ہی دن میں ۱۶۰۰ بیعتیں ہوئی تھیں لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ آہستہ آہستہ یا کہیں اور چلے گئے یا ضائع ہو گئے اور دشمن کے دباؤ کی وجہ سے پیچھے ہٹ گئے لیکن اب ۱۶۰۰ بھی نہیں رہے اور وہ ایک دن کی بیعتیں تھیں تو حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث کے ذہن پر ان تاریخی واقعات کا بھی اثر تھا اور امر واقعہ یہ ہے کہ لوگ جو پیچھے ہٹے ہیں وہ کلیۃً پیچھے نہیں ہٹا کرتے۔ ان سے جب بھی تذکرہ ہو اور ذرا سا انسان کریدے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دل میں احمدیت کی صداقت موجود ہے اور وہ دشمن کے دباؤ کی وجہ سے گمنام سے ہو گئے تو ایک تخمینہ لگانے والا تاریخی واقعات کو بھی اپنے تخمینے میں شامل کر سکتا ہے اور یہ اندازہ کر سکتا ہے کہ ایک علاقہ میں جہاں بڑے بڑے دیہات کے دیہات اور جہاں بڑے بڑے بارسوخ آدمی چند دنوں کے اندر اندر احمدی ہوئے تھے، اس لئے اس علاقہ میں لازماً ۱۰، ۲۰ ہزار کی تعداد میں لوگ احمدی ہوں گے۔ یہ واقعہ ۱۰۰ سال پہلے کا ہے تو اندازہ کریں کہ رفتہ رفتہ ان لوگوں میں سے ان کے بچے بھی اگر احمدی ہوں تو تعداد کتنی بن جاتی ہے۔

صوبہ سرحد میں احمدیت

پھر مجھے ایک اور تجربہ صوبہ سرحد کے دورے کا ہوا۔ اس سے بھی مجھے اندازہ ہوا کہ کیوں حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث کے ذہن پر تعداد کا بہت زیادہ اثر ہے۔ میں جب کوہاٹ گیا تو کوہاٹ سے بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خان کا دورہ کیا۔ وہ سڑک جو کوہاٹ سے ڈیرہ اسماعیل خان تک جاتی ہے۔ اس پر بعض جگہ مجھے ایسے بورڈ آویزاں دکھائی دیئے جس سے پتہ لگتا تھا کہ احمدی گاؤں ہے اور احمدی بستی وغیرہ اس قسم کے نام تھے۔ جب میں نے دریافت کیا تو ایک مقامی دوست نے بتایا کہ واقعۃً یہ بستیاں احمدی تھیں اور محض نام کی بات نہیں ہے۔ چنانچہ ڈیرہ اسماعیل خان میں سوال و جواب کی ایک بہت بڑی مجلس منعقد ہوئی جس میں اس علاقے کے اکثر معززین تشریف لائے ہوئے تھے۔ دورانِ گفتگو رفتہ رفتہ لوگ کھلنے شروع ہوئے اور جب میں نے یہ محسوس کیا کہ ان کے دلوں پر بہت گہرا اثر ہے تو بعض سے میں نے بات چھیڑ دی کہ یہ بات میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے اصل قصہ کیا ہے تو ان میں سے ایک صاحب نے اٹھ کر بتایا کہ واقعہ یہ ہے کہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف (-) کے زیرِ اثر یہ سارا علاقہ تھا اور اس وقت یعنی آپ کی (وفات) کے وقت تقریباً سب کے سب احمدی ہو گئے تھے اور اس نے بتایا کہ میرا گاؤں فلاں پہاڑ کی چوٹی پر ہے جس رستے سے آپ گزر کر آئے ہیں اسی رستے سے اوپر رستہ جاتا ہے۔ میں گواہ ہوں کہ ہمارا سارا گاؤں احمدی تھا اور آج تک حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی کتابیں ہمارے گھر میں پڑی ہوئی ہیں۔ کوئی آدمی جا کر دیکھنا چاہے تو لائبریری میں آپ کی کتابیں ملتی ہیں۔ پھر صوبہ سرحد کے ایک اور آدمی نے گواہی دی جو ایک وقت میں مرکزی حکومت کے وزیر بھی رہے کہ ان کے والد بھی احمدی، ان کے خاندان میں بہت سے احمدی اور اس علاقے میں ان کے اثر کی وجہ سے بہت سے احمدی ہوئے لیکن بعد میں سیاست کی وجہ سے، مُلّا کے زور کی وجہ سے وہ لوگ دب گئے تو انہوں نے کہا کہ دل سے تو میں آج بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت (بانی سلسلہ) سچے ہیں اور میں ابھی بھی بعض دفعہ ان کتابوں کا مطالعہ کرتا ہوں جو میرے والد کی لائبریری میں ہیں مگر ہمت نہیں۔ سیاست کی کمزوری ہے۔ اس کی وجہ سے توفیق نہیں کہ کھل کر کہہ سکوں۔ یہ بھی بتایا کہ میرے والد مجھے قادیان لے جایا کرتے تھے اور حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) سے مصافحہ کی خاطر مجھے کہا کرتے تھے کہ آؤ میرے ساتھ چلو (مصافحہ نہیں کہنا چاہیئے آپ کے قرب کی سعادت حاصل کرنے کے لئے، صحبت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے) کہتے ہیں جب میں پہلی دفعہ گیا تو میں نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا تو میرے والد نے زور سے ہاتھ مار کر کلائی سے میرے بازو کو نیچے کیا اور کہا کہ گھٹنوں کو ہاتھ لگاؤ۔ تم اس لائق نہیں ہو کہ مصافحہ کرو، تو یہ سیاسی لحاظ سے علاقہ کے بہت معزز انسان تھے اور دل میں گہری عقیدت بھی تھی اور بچوں پر بھی اس کا اثر رہا لیکن نام کے لحاظ سے وہ احمدی نہیں تو چونکہ یہ دور حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث نے دیکھے ہوئے تھے اور ان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد کے اثرات کا مَیں نے مطالعہ کیا اس لئے مجھے یقین تھا اور ابھی بھی یقین ہے کہ اگر ان سب کو شامل کر لیا جائے اور وہ خاندان یا وہ علاقوں کے علاقے جو کسی زمانہ میں احمدی ہوئے اور بعد میں کمزوری دکھا گئے تو یقیناً اس تعداد میں جو حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالثؒ نے بیان فرمائی کوئی مبالغہ نہیں ہے لیکن جہاں تک ارادے یا نیّت کا تعلق ہے اس میں مبالغے کا سوال ہی کوئی نہیں پیدا ہوتا۔

الٰہی حکمت کا نتیجہ

اب رہا یہ سوال کہ ایسا کیوں ہوا اور خدا تعالیٰ نے ایسا کیوں کرنے دیا تو اس کے متعلق قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ بعض دفعہ الٰہی حکمتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ایک جماعت اپنے آپ کو مدِّمقابل کے سامنے زیادہ سمجھے اور مدِّمقابل کو تھوڑا سمجھے۔ نسبت کی بات ہے۔ اگر مدِّمقابل تھوڑا دکھائی دیتا ہے تو مقابل پر اپنی تعداد زیادہ دکھائی دے گی اور یہ الٰہی حکمت ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو بھی ایک سے زائد مرتبہ یہ (خدائی خبر ملی) کہ مجھے رُعب کے ذریعہ نصرت عطا کی گئی تو جماعت کا ایک رُعب بھی ہے اور وہ رُعب بہت بڑا ہے۔ اس رُعب کے مقابل پر ہماری تعداد تھوڑی ہے لیکن اس رُعب پر جب نظر جاتی ہے تو کروڑ سے بھی زیادہ تعداد دکھائی دیتی ہے اور خدا تعالیٰ کی تقدیر بعض دفعہ ایسا کیا کرتی ہے۔"

(اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی آیات کے حوالے سے مذکورہ بالا بات کی وضاحت فرمائی۔ اور پھر فرمایا۔)

"پس جماعت احمدیہ کی تقویت کے لئے اور ان کو سہارا دینے کے لئے اور بہت قوی اور بڑے دشمن کے رُعب سے بچانے کی خاطر خدا تعالیٰ نے مَیں سمجھتا ہوں کہ اپنے تصرّف کے تابع یہ انتظام فرمایا۔ اس لئے حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالثؒ کا جو اندازہ تھا وہ ایک الٰہی تصرّف کے تابع تھا لیکن جب حقیقت میں اعداد و شمار پر بحث ہو تو اس وقت احمدیوں کا اس بات پر اصرار کرنا کہ ہم ضرور اتنے ہیں یہ درست نہیں ہے یا اس کو مزید بڑھا چڑھا کر بیان کرنا یہ بھی درست نہیں ہے اس میں احتیاط کرنی چاہیئے۔

اس کا موقع اس لئے پیش آیا کہ ایک جگہ سے مجھے خط آیا کہ تعداد کے اُوپر میری کسی سے گفت و شنید ہوئی اور اس نے حتماً کہا کہ ہرگز تم اتنے نہیں اور مَیں تیار ہوں کہ میں اس بات پر مباہلہ کر لوں۔ ایک تو مباہلہ کا مضمون عام ہو گیا ہے۔ یہاں تک کہ پاکستان کے ایک جاہل مولوی نے یا کسی نے تعداد کے معاملہ میں مجھے مباہلہ کا چیلنج دیا تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ذہن پر یہ اثر ہو گا۔ اس لئے اس نے کہا کہ مَیں مباہلہ کرتا ہوں۔ مَیں نے کہا ہرگز مباہلہ نہیں کرتا۔ کبھی اندازوں میں بھی مباہلے ہوئے ہیں اور پھر تعداد کا مضمون ایسا مضمون ہی نہیں ہے جس میں مباہلے کئے جائیں۔ کسی کی صداقت کا مضمون ایسا مضمون ہے جس میں مباہلے کئے جاتے ہیں۔ یہ تو ایک لغو بات ہے کہ ہر بات کو کھیل بنا لو اور مباہلہ کر لو حالانکہ مباہلے کا مطلب یہ ہے کہ خدا ضرور تمہارے مدِّمقابل کو تمہاری زندگی میں ہلاک یا رسوا کر دے تو کیوں خدا کی تقدیر کو آپ خواہ مخواہ اپنے اندازوں کے تابع بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ خدا کی تقدیر کا تقدس تقاضا کرتا ہے کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں ایسے بڑے بڑے دعوے نہ کیا کریں تو اس لئے بھی مجھے ضرورت پیش آئی ہے کہ اس مضمون کو ایک دفعہ خوب اچھی طرح کھول دوں۔

تعداد کے بارے میں مخالفین کے دعاوی

جہاں تک دشمن کے دعاوی کا تعلق ہے وہ ویسے ہی مضحکہ خیز ہیں اور ایک دوسرے کو جھٹلانے والے ہیں۔ اور اتنے لغو ہیں کہ کوئی بچہ بھی ان کو سن کر ان سے متاثر نہیں ہو سکتا۔ مَیں اس کی چند مثالیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ وہ جو احمدیوں پر مبالغے کا الزام دھرتے ہیں ان کی اپنی کیفیت کیا ہے۔ ان کے نزدیک جماعت احمدیہ کی تعداد کیا ہے اور ان کے اندازوں میں اختلافات کیا کیا ہیں۔ اس کے چند نمونے مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایشیا جو جماعت اسلامی کا ہفت روزہ رسالہ ہے۔ ۲۹ نومبر ۱۹۷۰ء کو اس نے اپنی اشاعت میں لکھا کہ :-

"پاکستان میں ۱۱ کروڑ مسلمان بستے ہیں جبکہ قادیانیوں کی کُل تعداد چند لاکھ بھی نہیں"۔

یاد رکھیئے! یہ ان کا ۲۹ نومبر ۱۹۷۰ء کا اعلان ہے۔ اس کے ۳ مہینے کے بعد ہفت روزہ چٹان میں جماعت اسلامی کے سرکردہ لیڈر سیّد اسعد گیلانی کا یہ بیان شائع ہوا کہ :-

"مغربی حصّے میں (یعنی مشرقی پاکستان کو الگ کر کے مغربی پاکستان میں) ۲۲ لاکھ سے زائد قادیانی اقلیت اپنے سارے وسائل کے ساتھ پیپلز پارٹی کی رضا کار تنظیم بن گئی"۔

یعنی ۳ مہینے پہلے چند لاکھ بھی نہیں تھے، ۵ سے بھی کم اور ۳ مہینے کے بعد ۲۲ لاکھ ہو گئے جن میں اکثریت رضا کاروں کی تھی۔ اب اس قسم کے تخمینوں سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان میں نہ کوئی تُک نہ کوئی حساب، جو منہ میں آئے اَنٹ شَنٹ کہتے چلے جاتے ہیں۔ کبھی جہاں دل چاہا تعداد کو کم کر دیا جہاں دل چاہا بڑھا دیا۔ اس کے مقابل پر جو جماعت کا تخمینہ ہے وہ اگر زیادہ بھی ہو تو اس کے حقیقت سے زیادہ ہونے کے لئے کچھ جواز بھی موجود ہیں جیسا کہ مَیں نے بیان کئے ہیں۔ تاریخی طور پر جماعت ایک دفعہ اتنی پھیل چکی ہے کہ ایک کروڑ سے زائد یقیناً اس کی تعداد پہنچ چکی ہے لیکن جو لوگ نام کے نہیں رہے یا خاندان کے خاندان یا علاقوں کے علاقے جو پیچھے بھی ہٹ چکے ہیں۔ اگر آپ ان سے رابطے کریں اور مولوی کے معلوم کرنے کا خوف ان کو دامنگیر نہ ہو تو وہ آپ کے سامنے آج بھی بھی گواہی دیں گے۔ چنانچہ ایک دفعہ کی بات نہیں، بیسیوں مرتبہ مجھ سے ایسا ہوا ہے کہ وہ احمدی جن کے آباء و اجداد احمدی تھے جو جماعت کے ریکارڈ میں ایک دفعہ احمدی کے طور پر لکھے گئے ان کی اولاد غیر احمدی ہوتے ہوئے بھی جب علیحدگی میں ملتی ہے تو تھوڑی سی بے تکلفی کے بعد ان کے دل سے یہ آواز اٹھتی ہے اور وہ اقرار کرتے ہیں کہ احمدیت سچی ہے۔ ہمارے بزرگ والدین درست تھے۔ ہم بھی دل سے احمدی ہیں مگر مجبور ہیں۔ بنگال میں بھی مجھے اس کا بارہا تجربہ ہوا۔ صوبہ سرحد میں اس کا بارہا تجربہ ہوا۔ اِدھر پنجاب میں ہوا۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے جہلم ہی کے ایک علاقے کے (جس کا مَیں نے پہلے ذکر کیا ہے) ایک معزز خاندان کے دوست تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان سے میری بات ہوئی۔ انہوں نے کہا: ہاں جی! مَیں جانتا ہوں، ہمارے آباء و اجداد سارے کے سارے، سارا علاقہ احمدی تھا اور دل کی بات پوچھیں تو مَیں بھی احمدی ہوں اور ہمارے دل میں حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی صداقت جاگزیں ہے مگر ہم مجبور ہیں ہم لوگ سیاسی بن چکے ہیں، دُنیا دار ہو گئے تو اس کے لئے ایک جواز ہے۔ ایسا جواز نہیں جو محض دُور کا جواز ہو۔ واقعۃً پچھلی سو سالہ تاریخ میں جماعت ایک کروڑ کی حدوں کو مس کر چکی ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ان لوگوں سے دوبارہ رابطے زندہ کریں۔ جو لوگ کھوئے گئے یا پیچھے ہٹے ان کو کھینچ کر لائیں۔ اس لئے اس مبالغہ میں (اگر یہ مبالغہ کہتے ہیں) تو کوئی ایک بُنیاد موجود ہے اسے کلیۃً ہوائی بات نہیں کہا جا سکتا مگر ان کی باتیں آپ سُنیئے۔ کیسی ہیں۔ ایک جگہ جماعت اسلامی کے ۱۹۷۰ء کے اعلان کے مطابق چند لاکھ بھی احمدی نہیں اس سے ۱۴ سال کے بعد یعنی ۱۹۸۴ء میں مفتی مختار احمد نعیمی صاحب سیکرٹری جنرل مجلسِ عمل نے اعلان کیا کہ :-

"پاکستان میں قادیانیوں کی تعداد کسی طرح بھی ایک لاکھ سے زیادہ نہیں"۔ (روزنامہ "وفاق" لاہور ۱۲ جولائی ۱۹۸۴ء)

یعنی اب پہلے تین مہینے کے اندر اندر چند لاکھ سے بڑھ کر ۲۲ لاکھ رضا کاروں تک بات پہنچ گئی۔ پھر تقریباً ۱۴ سال کے بعد وہ تعداد گھٹتے گھٹتے ایک لاکھ بھی نہیں رہی۔ پھر راجہ ظفر الحق صاحب جو ایک زمانہ میں مرکزی حکومت میں وزیر تھے ان کا ایک باقاعدہ معیّن اعداد و شمار کے ساتھ اعلان شائع ہوا وہ کہتے ہیں :-

"ملک میں قادیانیوں کی تعداد ایک لاکھ چار ہزار دو چوالیس ہے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب یہ ایسی مضحکہ خیز بات ہے کہ ہر احمدی جو پاکستان کی جماعتوں کو جانتا ہے۔ جس نے دورے کئے ہوئے ہیں یا ویسے بھی جلسے دیکھے ہوئے ہیں اس کو پتہ ہے کہ ایک ایک جلسے میں اس سے بہت زیادہ تعداد موجود تھی۔ مجھے یاد ہے جب میرا پاکستان میں ۸۳ء کا آخری جلسہ تھا تو اس میں ۲ لاکھ ۵۰ ہزار سے زائد حاضرین شامل تھے۔ ان میں سے چند ہزار غیر احمدی بھی ہوں گے کیونکہ احمدی دوست اپنے ساتھ لایا کرتے تھے مگر یہ تو میں اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آیا ہوں اور اس کے بعد ان کا یہ اعلان ہے کہ ایک لاکھ ۴ ہزار ۲۴۴ ہیں۔ یہ حکومت کی بیان کردہ تعداد ہے۔ اب اس پر مزید چھلانگ انہوں نے یہ لگائی کہ جینیوا میں انسانی حقوق کے عالمی کمیشن کا ایک اجلاس ہوا، جس کے سامنے جماعت احمدیہ کے نمائندوں نے بھی پاکستان میں احمدیوں پر گزرنے والے حالات رکھے اور حکومت کے نمائندے نے باقاعدہ رسمی طور پر وہاں یہ اعلان کیا کہ یہ جو کہتے ہیں ہم اتنی بڑی تعداد میں ہیں اور اتنے مظالم ہو رہے ہیں۔ یہ سب جھوٹ ہے مظالم ہو بھی رہے ہیں تو تمہیں کیا؟ چھوٹی سی تو جماعت ہے۔ اتنی سی جماعت پر مظالم ہو بھی جائیں تو کیا فرق پڑتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ ہماری تحقیق کے مطابق سارے پاکستان میں جماعت احمدیہ کی تعداد ۴۰ ہزار ہے، تو ایک طرف وہ بھی کم کر رہے ہیں اور دوسری طرف ہمیں بھی وہ کم دکھائی دیتے ہیں تو اندازوں کی غلطیوں میں ایک جماعت معصوم ہے اور ایک جماعت عمداً غلط بیانی سے کام لے رہی ہے لیکن یہ الٰہی تصرف ہے کہ وہ ہمیں معمولی سمجھتے ہیں۔ ہم اپنی تعداد کو ان سے زیادہ سمجھتے رہے اور دونوں باتوں کا فائدہ ہمیں پہنچا ہے (۔) اگر ایک بڑی تعداد اپنے مدِ مقابل کو چھوٹا سمجھے تو وہ اُسے حقیر سمجھ کر اتنے ذرائع کام میں نہیں لاتی جتنے ذرائع کی اس جدوجہد میں ضرورت ہونی چاہیئے یعنی ذرائع موجود بھی ہوتے ہیں۔ طاقت موجود ہوتی ہے لیکن مدِ مقابل کو حقیر اور معمولی سمجھ کے وہ پوری کوشش کو بروئے کار نہیں لاتے اس لئے ان کا نقصان ہوتا ہے۔ وہ جماعت جس کے مدِ مقابل بہت بڑی طاقت ہو ان کو اگر اتنی طاقت دکھائی دی جائے تو ان کے ڈر کے مارے حوصلے پست ہو جائیں اور ان کی بقاء مشکل ہو جائے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے نفسیاتی لحاظ سے اس غلطی کا فائدہ بھی ان کو ہی پہنچایا اور وہ اس حوصلے میں رہتے ہیں کہ نہیں (مخالف) ٹھیک ہے بڑا سہی، ہم بھی کون سے کم ہیں۔ ہماری بھی کافی تعداد ہے۔ یہ مقابلہ خوب رہے گا۔ اس سے ان کے حوصلے جوان رہتے ہیں۔ بہرحال یہ صورتحال ہے جو تعداد کے لحاظ سے مختلف نظریات اور مختلف جہتوں سے اندازے پیش کئے گئے ہیں مگر یہ سب اندازے ہیں۔ میں نے جب بھی اس موضوع پر غور کیا میرے دل سے ہمیشہ دو دُعائیں اُٹھتی رہی ہیں۔ ایک کے بعد دوسری اور میں آج ان دُعاؤں میں بھی آپ کو شامل کرنا چاہتا ہوں اور اس مضمون کا تعلق (دعوت الی اللہ) کے ساتھ باندھ کر آپ کی ذمہ داری آپ پر روشن کرنا چاہتا ہوں۔

میرے دل کی ایک دُعا

میرے دل سے ہمیشہ ایک دُعا تو یہ اُٹھی کہ اے اللہ! اگر ہم کم ہیں۔ ایک کروڑ سے کتنا کم ہیں ہمیں علم نہیں لیکن تُو یہ تو کر سکتا ہے کہ میری موت سے پہلے ہمیں ایک کروڑ کر دے تا کہ اس تسلّی کے ساتھ میں جان دوں کہ میرے پہلے واجب الاطاعت امام (۔) نے جو اندازہ پیش کیا تھا میں مرنے سے پہلے یہ یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ اندازہ درست نکلا۔ دوسری دُعا میں نے یہ کی کہ اے خدا! تو مالک ہے قادر ہے۔ یہ بھی تو کر سکتا ہے کہ میرے زمانے میں ایک کروڑ کر دے تا کہ ہم یہ تو کہہ سکیں کہ پہلے تو اندازے تھے اب اعداد و شمار سے ہم تمہیں دکھاتے ہیں اور واقعات تمہاری آنکھوں کے سامنے رکھتے ہیں کہ یہ دیکھو ایک ہی (امام) کے زمانے میں خدا تعالیٰ نے ایک کروڑ عطا کئے تو ان دونوں دعاؤں کی قبولیت کا تعلق تو خدا کی ذات سے ہے وہ ارحم الراحمین ہے۔ میری تو دُعا یہی ہے کہ وہ دوسری دُعا قبول فرمائے لیکن جماعت کی کوششوں اور محنتوں اور مخلصانہ جدوجہد سے بھی اس بات کا تعلق ہے۔ دعاؤں کو عمل تقویت دیا کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے اس مضمون کو خوب کھول کر بیان فرمایا ہے کہ کلمہ طیبہ کو عمل صالح رفعت عطا کرتا ہے۔ پس دُعاؤں کو بھی نیک اعمال سے رفعت عطا ہوا کرتی ہے۔ اس لئے اگر ساری جماعت یہ کوشش کرے کہ ہم اس دور میں ایک کروڑ اور ہو جائیں تو ہرگز بعید نہیں ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کے آثار دکھانے شروع کر دیئے ہیں اور خدا کے فضل سے نہ صرف یہ کہ جماعت میں بیعتوں کا رجحان بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے بلکہ بعض نئے علاقے سامنے آ رہے ہیں جن کے متعلق توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری التجاؤں کو قبول فرمائے اور جماعت کو خدمت کی توفیق بخشے تو علاقوں کے علاقے احمدی ہوں گے۔

جہاں تک ان اعداد و شمار کا تعلق ہے جن کے متعلق ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہے اور سو فیصدی درست اعداد و شمار ہیں۔ جن کے متعلق تحریری طور پر بیعتوں کا ریکارڈ موجود ہے۔ وہ اب میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں اس سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ خدا کی تقدیر حرکت میں ہے اور قبولیتِ دُعا کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اگر ساری جماعت دعوت الی اللہ کے کام کو سنجیدگی سے لے اور دعائیں کر کے ہر شخص یہ کوشش کرے کہ میں ایک سے دو اور دو سے چار ہونا شروع ہو جاؤں تو مجھے کامل یقین ہے کہ (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) ہمیں خدا تعالیٰ یہ عظیم خوشخبریاں دکھائے گا۔

لندن آنے کے بعد سے بیعتوں کا تحریری ریکارڈ

جب میں انگلستان پہنچا ہوں تو اس سال دسمبر ۸۴ء تک ۱۴۸۴ بیعتیں ہوئی ہیں۔ پاکستان میں تو ہم نے ان دنوں میں ریکارڈ ظاہر کرنا بند کر دیا تھا، ابھی بھی بند ہیں لیکن یہ میں باہر کی دُنیا کی بتا رہا ہوں۔ ۱۴۸۴۔ اگلے سال یہ بڑھ کر ۹۵۲۳ ہو گئیں۔ اس سے اگلے سال ۱۲,۶۸۹ اور اس سے اگلے سال ۱۵,۰۵۹ گویا پہلے تین سال میں تقریباً ۲۵ ہزار اور چوتھے سال کو ملا کر ۴۰ ہزار کے قریب ۴ سال میں بیعتیں ہوئیں اور بقیہ سالوں کا اندازہ کر لیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ ترقی دے رہا ہے۔ اب تک میرے یہاں قیام کے دوران موجودہ سال نکال کر ۲ لاکھ ۳۷ ہزار ۸۶۷ بیعتیں ہو چکی ہیں تو کہاں وہ چار ہزار فی سال کی تعداد اور کہاں یہ تیزی کے ساتھ بڑھتا ہوا رجحان کہ گذشتہ ۷ سال میں پہلے چار سال کے معمولی چند ہزار شامل کر کے ۲ لاکھ ۳۷ ہزار ۸۶۷ بیعتیں ہو چکی ہیں اور جو موجودہ سال ہے اس میں بھی میرا اندازہ ہے کہ چالیس سے اوپر پچاس کے لگ بھگ ہوں گی کیونکہ اب تک جو چند مہینوں کے اعداد و شمار آ چکے ہیں ان میں ۳۰ ہزار سے زائد تو موصول ہو چکی ہیں۔ اس لئے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو) یہ تعداد ۵۰ کے لگ بھگ ہو گی تو اگر ۴۰ ہی شمار کریں تو ان ۸ سالوں میں کل تعداد ۲ لاکھ ۷۷ ہزار ۸۶۷ بنتی ہے۔ تو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان چند سالوں میں جماعت کی رفتار کو کس تیزی سے بڑھانا شروع کیا ہے اور بعض ایسے علاقے ہیں جہاں کام ہو رہا ہے اور ان کے نتائج کے متعلق میں اُمید رکھتا ہوں کہ جس طرح درختوں کے پھل پکنے میں کچھ وقت لیتے ہیں لیکن پکنے کا عمل سب پھلوں پر شروع ہو چکا ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض علاقے ایسے ہیں جہاں پھل پک رہے ہیں۔

پس اگر ہم دعاؤں میں غفلت نہ دکھائیں، اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور جماعت کو خدمت کی توفیق بخشے تو جو پھل پک رہے ہیں یہ اکٹھے جھولی میں گریں گے اور تھوڑے عرصے کے اندر اندر لکھوکھہا بیعتیں ہو سکتی ہیں۔ پس جو باتیں میں اب آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں اس میں کوئی تخمینہ نہیں ہے۔ یہ واقعات کی دُنیا کی باتیں کر رہا ہوں اور یہ حقیقت ہے کہ خدا تعالیٰ بظاہر ناممکن دعاؤں کو بھی سُن لیتا ہے۔ اور ان کو بھی قبول فرما لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم دعاؤں کے ذریعہ بھی اور نیک مخلصانہ عمل اور جدوجہد کے ذریعے بھی خدا کے فضلوں کو کھینچنے والے ہوں اور تعداد کے متعلق دشمن جو تعلّی کرتا ہے یا تمسخر آمیز باتیں کرتا ہے وہ ساری باتیں دشمن کے منہ پر پڑیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کو سارے عالم میں سرخرو کرے۔ جہاں تک رُعب کا تعلق ہے آج بھی آپ کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رُعب تمام عالم میں ایک کروڑ سے زائد کا رُعب ہے۔ واقعۃً اس تعداد کے بڑھنے سے یا ڈیڑھ گنا یا دو گنا ہونے سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ساری دُنیا میں ایک تہلکہ مچ جائے گا اور پھر ہماری رفتار کے پیمانے بڑی تیزی کے ساتھ مزید وسعت پذیر ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پس دعوت الی اللہ کے کام کو معمولی نہ جانیں۔ میں ہمیشہ اسی نیت سے آپ کو دعوت الی اللہ کی تلقین کرتا ہوں کہ یہ دو آرزوئیں خدا کے فضل کے ساتھ پوری ہوں اور آپ کے سینے بھی کھلیں اور میرا سینہ بھی کھلے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی جماعت دن دگنی رات چوگنی اس تیزی سے ترقی کرے کہ (مخالف) کے ارادے ناکام اور نامراد ہو جائیں اور (مخالف) یقین کرلے کہ وہ ہمیشہ کے لئے شکست کھا چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

ارشادات سیدنا حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

کامل قوتوں والے مرد سے اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مردانگی کی تمام اعلیٰ صفات یعنی شجاعت اور سخاوت اور بدی کا مقابلہ وغیرہ کامل طور پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہیں۔ اور اسی وجہ سے تمام عالم انسانی میں صرف آپؐ ہی کامل انسان کہلانے کے مستحق تھے۔ چنانچہ جب ہم تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حقیقتاً ایک کامل انسان تھے۔ اور آپؐ میں وہ تمام اوصاف بدرجہ اتم پائے جاتے تھے۔ جو ایک کامل قوتیں رکھنے والے مرد کے اندر پائے جانے چاہئیں۔ مثلاً بدی کے مقابلہ کی قوت کو ہی لے لو۔ اس نکتہ نگاہ سے جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو آپؐ کے پاکیزہ و مطہر قلب میں ہمیں بدی کے مقابلہ کی اس قدر شدید تڑپ دکھائی دیتی ہے کہ جس کی دنیا میں اور کہیں نظیر نظر نہیں آتی۔ آپؐ ابھی نبوت کے مقام پر فائز بھی نہیں ہوئے تھے۔ کہ آپؐ نے اس فطری جذبے کے مطابق اس راستے کی تلاش اور جستجو شروع کر دی۔ جس پر چل کر اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کا عرفان حاصل ہو سکتا ہے۔ اس وقت حالت یہ تھی کہ آپؐ کا گرد و پیش سارے کا سارا کفر اور شرک سے بھرا ہوا تھا۔ کوئی قوم ایسی نہ تھی جو شرک اور بت پرستی میں مبتلا نہ ہو۔ ایک طرف آپؐ سے ملنے والے عیسائی اور یہودی لوگ تھے۔ جو شرک میں مبتلا ہو چکے تھے۔ اور دوسری طرف مکہ کے لوگ تھے۔ جو سرتا پا شرک میں ملوث تھے۔ آپؐ نے ان تینوں قوموں کو دیکھا اور آپؐ کو محسوس ہوا کہ ان قوموں کے اندر معرفت کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ کفار مکہ شرک کے اندر سر سے پاؤں تک غرق تھے۔ یہاں تک کہ خانہ کعبہ کے اندر بھی ۳۶۰ بتوں کی پرستش ہوتی تھی۔ ادھر یہودی اور عیسائی بھی شرک میں مبتلا تھے۔ اور خدا تعالیٰ کا خانہ بالکل خالی ہو چکا تھا۔ یہودی لوگ یوں تو زبان سے شرک کے قائل نہ تھے۔ مگر وہ ایک نبی کو خدا کا بیٹا قرار دیتے تھے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہی آتا ہے کہ یہودی کہتے تھے کہ عزیر ابن اللہ یعنی عزیر اللہ کا بیٹا ہے۔ بہرحال یہ تینوں قومیں یعنی کفار مکہ اور یہودی اور عیسائی خدا تعالیٰ کی معرفت اور صداقت کو قائم نہ رکھ سکے۔ یہود کو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کی نافرمانی اور مخالفت کی وجہ سے مجرم قرار دے دیا تھا۔ پس وہ قوم جو مجرم قرار پا چکی تھی۔ وہ کس طرح کسی کی رہنمائی کر سکتی تھی عیسائی مشرک تھے۔ کیونکہ وہ ایک خدا کی بجائے تین خدا مانتے تھے۔ اور مکہ والے بت پرست تھے۔ پس جب آپؐ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور تفرید ان تینوں قوموں کے اندر مفقود ہے۔ اور یہ سارے کے سارے کفر اور شرک کے تاریک گڑھوں میں گر چکے ہیں۔ تو آپؐ کے دل میں یہ تڑپ پیدا ہوئی کہ میں کوئی ایسا راستہ تلاش کروں جو اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہو۔ یہ تڑپ آپؐ پر اتنی غالب آئی کہ آپؐ کو دنیا سے نفرت ہو گئی۔ اور آپؐ نے اپنے گرد و پیش کے شرک سے نفرت ظاہر کرتے ہوئے ان لوگوں کی مجالس میں شرکت سے پرہیز کرنا شروع کر دیا جو دن رات بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے۔ مگر چونکہ آپؐ کے چاروں طرف ایسے لوگ بستے تھے جو بتوں پر چڑھاوے چڑھاتے تھے۔ اور بتوں کی تعریف میں شعر کہتے تھے اور ان سے کلی علیحدگی ایک ناممکن امر تھا۔ اس لئے آپؐ نے ارادہ کیا کہ کہیں الگ ہو کر خدائے واحد سے مدد طلب کی جائے۔ تاکہ اس کی طرف سے ہدایت کے سامان پیدا ہوں۔ چنانچہ آپؐ حضرت خدیجہؓ سے کئی کئی دن کا کھانا ساتھ لے کر مکہ سے باہر تین چار میل کے فاصلے پر غارِ حرا میں تشریف لے جاتے اور وہاں یادِ الٰہی میں مصروف رہتے۔ اس زمانہ میں اور تو کوئی خاص کھانا نہ ہوتا تھا۔ صرف خشک کھجوریں، ستو اور سوکھا گوشت آپؐ اپنے ساتھ لے جاتے اور متواتر کئی کئی دن غار میں عبادت الٰہی اور دعاؤں میں مشغول رہتے۔ تاکہ آپ کو اور دوسرے بنی نوع انسان کو وہ رستہ مل جائے جو خدا تعالیٰ تک پہنچا سکتا ہو۔ یہ تڑپ جو آپؐ کے دل میں پیدا ہوئی۔ ایک غیر معمولی تڑپ تھی۔ اور پھر ایسی تڑپ تھی۔ جس میں کسی انسانی مدد کا کوئی سوال نہ تھا۔ کیونکہ دنیا کا کوئی انسان اس میں آپؐ کا ہاتھ نہیں بٹا سکتا تھا۔ دوسرے کاموں میں تو عزیزوں اور دوستوں کی مدد کام دے سکتی ہے۔ یا روپیہ کام دے سکتا ہے۔ لیکن اس کام میں کوئی انسانی طاقت آپؐ کی ممد نہ ہو سکتی تھی۔ اگر تو آپؐ کے زمانہ میں کوئی مذہب حقہ موجود ہوتا تو اس کی مدد ایک ذریعہ بن سکتی تھی۔ مگر آپؐ کے زمانہ میں کوئی مذہب حقہ موجود نہ تھا۔ اور تمام کی تمام قومیں شرک میں مبتلا تھیں۔ اس لئے وحدانیت کی تلاش کی تڑپ ایک ایسی چیز تھی۔ جس میں سوائے خدا تعالیٰ کے دنیا کی کوئی طاقت آپؐ کی مدد نہ کر سکتی تھی۔ حضرت خدیجہؓ آپؐ کی وفادار اور غمگسار بیوی تھی۔ مگر وہ بھی اس معاملے میں آپؐ کی کوئی مدد نہ کر سکتی تھیں۔ آپؐ کے دوست بھی اس میں آپؐ کی کوئی مدد نہ کر سکتے تھے۔ آپؐ کے اقرباء بھی اس میں آپؐ کی کوئی مدد نہ کر سکتے تھے۔ عیسائی راہب بھی اس میں آپؐ کی کوئی مدد نہ کر سکتے تھے۔ اور مکہ کے کاہن بھی اس میں آپؐ کی کوئی مدد نہ کر سکتے تھے۔ بلکہ وہ خود گم گشتہ راہ تھے۔ انہوں نے آپؐ کی کیا مدد کرنی تھی۔ ان سب کو دیکھ کر خود آپؐ کی اپنی فطرت تھی۔ جو بچپن ہی سے ایسی تھی کہ شرک سے سخت متنفر تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے چچا زید بن عمرو جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں ہی شرک چھوڑ دیا تھا۔ اور جو اپنے آپ کو شرک کے خلاف ایک بڑے مقام پر سمجھتے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے گفتگو کے بعد آپؐ نے ان سے فرمایا۔ کہ آؤ کھانا کھالیں۔ اس پر زید نے کہا میں مشرکوں کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھایا کرتا۔ یہ سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے کبھی شرک نہیں کیا۔ مگر زید نے تو یہودیوں کی صحبت میں رہ کر شرک کی تھوڑی بہت مخالفت کی تھی۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت میں پیدائشی طور پر یہ بات موجود تھی۔ یوں احکام الٰہی اور شریعت کی تفاصیل الہام الٰہی کے ذریعے آپؐ کو معلوم ہوئیں۔ لیکن جہاں تک توحید سے محبت اور شرک سے انتہائی نفرت کا سوال ہے۔ یہ چیز بچپن سے ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت میں موجود تھی۔ آپؐ اتنا تو جانتے تھے کہ خدا ایک ہے۔ اور ایک ہی ہونا چاہیئے۔ لیکن خدا تک پہنچنے کے لئے اور معرفت کے حصول کے لئے رستہ کونسا ہے یہ آپؐ کو معلوم نہ تھا۔ اسی چیز کی تلاش میں آپؐ غار حرا میں عبادت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک دن آپؐ اپنے معمول کے مطابق عبادت الٰہی میں مشغول تھے۔ کہ خدا تعالیٰ کا فرشتہ آپؐ پر ظاہر ہوا اور اس نے کہا اقراء

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست "وقف نو" میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ (ادارہ)

حسن احمد ابن خواجہ اقبال احمد
وزیر آباد

حمید اللہ ساجد ابن احمد علی
چک ۸۴ ج۔ب ضلع فیصل آباد

اسماء بشارت بنت چوہدری بشارت احمد
چھنیاں ۔ ربوہ

روبینہ ناز بنت سعید احمد بھٹی
ربوہ

انیلا جبیں بنت محمد سلیم
ربوہ

ریحان احمد منصور ابن منصور احمد
ربوہ

قیصر محمود ابن ظفر اللہ
ربوہ

ارسلان احمد ابن ضیاء اللہ خورشید
ربوہ

حسن محمود ابن محمد امجد محمود
ربوہ

ریحان ظفر ابن ظفر احمد
چونترہ ضلع راولپنڈی

انعم ابن امان اللہ
چک ۳۲/۲R ضلع اوکاڑہ

انیل احمد بٹ ابن خلیل احمد بٹ
احمد نگر ضلع جھنگ

احمد شیراز ابن طاہر سلیم
راوی روڈ ۔ لاہور

امان اللہ ابن شکر اللہ
فتوکے ضلع سیالکوٹ

امۃ الحفیظ بنت منور احمد
گوجرانوالہ

ایاز احمد ابن ظفر احمد
جیکب آباد سندھ

ذبیح اللہ ابن ڈاکٹر مبارک احمد ڈوگر
بیرو چک ضلع سیالکوٹ

رضوان احمد ناصر ابن عبد الغفور
ضلع تھرپارکر

ندا برہان بنت برہان احمد
ربوہ

انتصار احمد ابن ذوالفقار احمد
ربوہ

اکرام اللہ ابن چوہدری نصیر احمد بھٹی
چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا

اسد نعیم ابن رانا امجد نعیم طاہر
نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ

رضوانہ سوسن ابن رافع کریم
فیصل آباد

شیخ راشد احمد ابن شیخ مبارک احمد
ربوہ

کاشف رحمان ابن عبد الرحمٰن
جھنگ صدر

افضال احمد ابن مشتاق احمد
احسنی پایاں ضلع پشاور

اصلاح الدین ابن انعام الدین
راہوالی ضلع گوجرانوالہ

آنسہ غفور بنت غفور احمد اٹھوال
سانگرہ نزد ربوہ

انتصار احمد ابن امتیاز احمد طاہر
چک ۹۱ ج۔ب ضلع فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق علی نے کہا ہے کہ سندھ میں کسی تبدیلی سے تمام صوبوں میں تبدیلیاں آئیں گی۔ انہوں نے کہا کہ کسی قیمت پر سندھ کے حقوق کا سودا کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ جی ایم سید کی طرف سے دیئے گئے ظہرانے میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جو سندھ کا دشمن ہے وہ اپنے باپ کا بیٹا نہیں۔ جی ایم سید نے جواباً کہا کہ سندھیوں اور مہاجروں کے اختلافات ختم ہو جائیں گے قدرت جام صادق سے کوئی کام لینا چاہتی ہے۔

○ آل پارٹیز کانفرنس کا آئندہ اجلاس لاہور میں ہوگا۔ تاریخ کا اعلان نوابزادہ نصر اللہ خان کریں گے۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے لندن سے فون پر خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے خلاف پھر وہی پرانے ہتھکنڈے استعمال کئے جا رہے ہیں۔

○ جنرل آصف نواز کے بعد اب پاک فضائیہ کے سربراہ بھی امریکہ جائیں گے۔

○ ٹرانس پاکستان موٹر وے کے پہلے حصے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ اس پر ۲۴ ارب روپے کی لاگت آئے گی اور ۴ سال کا عرصہ لگے گا۔ اسی سڑک کے لئے ٹال ٹیکس کی شرح ۴۰ روپے ہو گی منصوبہ چار سال میں مکمل ہو گا۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ صدر سے بات چیت کرنے کے لئے ہمارے دروازے کھلے ہیں لیکن اُدھر سے ابھی تک کوئی اشارہ نہیں ملا۔ سندھ میں پولیس کی تبدیلیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ڈی آئی جی تبدیل کرنے سے سیاسی انتقام ختم نہیں ہو جاتا۔

○ سندھی لیڈر پیر صاحب پگارا نے کہا ہے کہ وزیر اعظم کی محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی خبروں پر ایم کیو ایم ناراض ہو گئی ہے اور اسے ہونا بھی چاہیئے انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت کی مدت ختم ہو چکی ہے۔

○ مشہور سماجی عبدالستار ایدھی نے کہا ہے کہ قائد اعظم زندہ ہوتے تو بے اختیار کہہ اٹھتے "ہمیں ایسے پاکستان کی ضرورت نہیں" انہوں نے کہا کہ شاید بدقسمتی سے پاکستان لوٹنے کے لئے بنا تھا۔ دو سو خاندان لوٹ رہے ہیں۔ علاقائیت مذہب اور لسانیت کی آڑ میں انسانوں کا خون ہو رہا ہے انہوں نے کہا کہ میں لاہور میں چندہ اکٹھا کر سکتا ہوں کراچی میں نہیں کیونکہ وہاں کے لوگ اور ان کے رہنما رند ہو چکے ہیں۔

○ پہلے ون ڈے کرکٹ میچ میں پاکستان نے سری لنکا کو آٹھ وکٹوں سے ہرا دیا۔ یہ میچ سرگودھا میں ہوا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے جنگ کے ایگزیکٹو ایڈیٹر اور سیاسی امور کے رپورٹر دونوں کے بھائی اے ایس آئی عبدالشکور کی درخواست ضمانت کی سماعت رات کو گھر پر کی اور صبح ان کی ضمانت منظور کر لی۔ اس اے ایس آئی کو حکام نے برطرف کیا تھا اور اس نے اپنی برطرفی کے خلاف حکم امتناعی بھی حاصل کر لیا تھا لیکن اسے بہانے سے بلا کر ایک مقدمہ درج کر کے یہ کہہ کر گرفتار کر لیا گیا تھا کہ "اوپر سے یہی حکم ملا ہے"

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈک چینی نے روس کے ایٹمی ہتھیاروں پر کنٹرول کے بارے میں اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ روس میں ایٹمی ہتھیاروں کے بارے میں مغربی ممالک بے بس ہیں یوکرین اور جمہوریہ رشیا کے مابین بحری ایٹمی بیڑے پر کنٹرول حاصل کرنے کے لئے تنازعہ سنگین صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ یوکرین اس ایٹمی بحری بیڑے کا کنٹرول خود حاصل کرنا چاہتا ہے۔ جب کہ رشیا کے صدر مسٹر بورس ییلسن اس پر دولت مشترکہ کا کنٹرول چاہتے ہیں۔ ادھر دولت مشترکہ کے ممالک کے مابین دفاعی معاملات پر ہونے والی بات چیت ایک بار پھر ناکام ہو گئی ہے۔

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا سربراہی اجلاس اس ماہ کی ۳۱۔ کو نیو یارک میں ہوگا۔ یہ بات اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر بطروس غالی نے فرانس کے صدر سے ملاقات کے بعد بتائی۔ یہ کانفرنس برطانیہ کے وزیر اعظم کی خواہش پر منعقد ہو رہی ہے۔

○ یوگوسلاویہ میں حالیہ جنگ بندی کے بعد پہلی سنگین خلاف ورزی سامنے آئی ہے جب کہ وفاقی حکومت سے کروشیا کے ایک حصے پر بمباری اور فائرنگ کی۔

○ یورپی برادری نے کروشیا اور سربیا کو تسلیم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ یوگوسلاویہ نام کا ملک عملاً ختم ہو چکا ہے۔

○ صدر بش نے اپنے حالیہ دورۂ جاپان کے بعد امریکہ پہنچ کر کہا ہے کہ ان کا دورہ اپنے مقاصد پورے کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ جب کہ کئی امریکی لیڈروں نے صدر بش کے دورے کو ناکام قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ جاپان نے صرف زبانی باتیں کی ہیں کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔

○ امریکہ میں بیروزگاری کی شرح ۷.۱ فی صد ہو گئی ہے جو حالیہ برسوں میں سب سے زیادہ ہے۔

○ پچھلے دو ہفتوں میں ۸ ہزار برمی مسلمان ہجرت کر کے بنگلہ دیش میں آچکے ہیں انہوں نے ناکافی پھٹے پرانے کپڑے پہن رکھے ہیں اور ان کی حالت بہت خراب ہے۔

○ اسرائیل نے فلسطینی کیمپوں پر حملہ کر کے ۱۲ افراد کو ہلاک کر دیا۔

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

یعنی پڑھ آپ نے فرمایا ما أنا بقارئ یعنی میں تو پڑھ نہیں سکتا۔ فرشتے نے یہ سنا تو آپ کو زور کے ساتھ اپنے سینے سے لگا کر بھینچا اور چھوڑ کر پھر کہا اقرأ۔ مگر آپ نے پھر وہی جواب دیا۔ ما أنا بقارئ، فرشتے نے پھر آپ کو پکڑا اور زیادہ زور کے ساتھ سینے سے لگا کر بھینچا اور چھوڑ کر پھر کہا اقرأ۔ مگر آپ نے پھر فرمایا ما أنا بقارئ اس پر فرشتے نے تیسری بار پھر آپ کو پکڑا اور نہایت زور کے ساتھ سینے سے لگا کر بھینچا اور کہا اپنے رب کا نام لے کر پڑھ جس نے دنیا کی تمام اشیاء کو پیدا کیا۔ اور جس نے انسان کو ایک خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ ہم پھر تجھے کہتے ہیں کہ پڑھ تیرا رب بڑا کریم ہے۔ جس نے انسان کو ـــــ کے ساتھ اٹھایا۔ اور اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا ہے۔ جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔ (بخاری)

اطلاعات و اعلانات

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ زینب بی بی صاحبہ زوجہ مکرم دوست محمد صاحب)

ورثاء مکرم دوست محمد صاحب ۲۴؍ دارالعلوم جنوبی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف کے امانت تحریک جدید میں مبلغ -/۴۲۰۰۰ روپے موجود ہیں۔ ورثاء نے یہ رقم مکرم طارق محمود صاحب ابن دوست محمد صاحب کو ادا کرنے کی درخواست کی ہے۔ ان کے مندرجہ ذیل ورثاء کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

۱۔ مکرمہ زینب بی بی صاحبہ (اہلیہ)
۲۔ مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ بنت
۳۔ مکرمہ مطلوب بیگم صاحبہ "
۴۔ مکرمہ مختار بیگم صاحبہ "
۵۔ مکرمہ صادقہ پروین صاحبہ "

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

پتہ درکار ہے

محترمہ نذیر بیگم صاحبہ بنت میاں غلام حیدر صاحب زوجہ مکرم میاں عبدالسلام صاحب ڈنگہ ضلع گجرات کا موجودہ پتہ دفتر بہشتی مقبرہ کو درکار ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے کسی عزیز یا رشتہ دار کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو وہ دفتر کو اطلاع دیکر ممنون فرماویں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز

گلے کی سوزش۔ جلدی امراض۔ بال گرنا۔ جوڑوں اور جسمانی دردیں۔ بے خوابی۔ جگر گردہ اور مثانہ کے عوارض۔ حمل کی تکالیف۔ پرانے بخار۔ بچوں کے نئے و پرانے اسہال اور قے۔ عام اور ناک کی رسولیاں۔ معدہ کے امراض۔ کیل مہاسے۔ کانوں کا بہنا جیسی امراض کی بفضل خدا کامیاب علاج گاہ۔ خط لکھ کر بھی دوائی منگوا سکتے ہیں۔

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمت بازار۔ ربوہ

روایتی زیورات
جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان ۶۴۹ : رہائش ۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ
ربوہ
فون ۵۵۰/۶۴۳
عبد المنان ناصر ولد میاں عبد السلام صاحب

جبوب مفید اٹھراء
چھوٹی شیشی: ۱۶ روپے بڑی شیشی ۸۴ روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
ربوہ
فون ۶۳۴

ہومیو پیتھی
(فضل الٰہی کا نزول خاص)
اولاد، چہرے کا روپ نکھار، رنگ گورا
کیل داغ دھبے، مٹاپا، جسم کی خارش،
موتیا، یرقان، دمہ = فی کورس -/۱۰۰، بمع خرچ
ڈاکٹر خلیل احمد قریشی ۱۰/۱۰۰ FS ملیر کراچی ۳۷

مرض اٹھرا کی شکار۔ نرینہ اولاد سے محروم۔ دکھی عورتوں کیلئے
دواخانہ محافظ صحت
کوٹ نہال سنگھ۔ مین سٹریٹ ۲ پر ملیں
رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر
المشہود: حکیم عطاء الرحمن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ
زنانہ و مردانہ۔ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
خط و کتابت: حکیم عطاء الرحمن علوی ابن حکیم نظام جان ★ گول چوک۔ اوکاڑہ

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت......
بہتر تشخیص ــ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون ۳۴۱۳۴

خارش ہر قسم گرمی۔ گیس اور کمزوری کا خاتمہ
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ
نزد حافظ آباد
ضلع گوجرانوالہ
مرگی۔ مالیخولیا۔ بواسیر۔ اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی
فون ۶۸۵۵۱۱
پروپرائیٹرز
میاں عبد اللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

کیور ٹو سسٹم
سے آپ کیا کیا فائدے حاصل کر سکتے ہیں؟ لٹریچر مفت
ایک روپے کا واپسی ٹکٹ بھیج کر منگوائیں
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ پاکستان

خوشخبری
ہر قسم کی قانونی و دیگر کتب کی جلد بندی کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
شیخ غلام نبی اینڈ سنز
۱۴ بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۲۳۳۰۱۴

کول بریز
ریفریجریٹر۔ ایئر کنڈیشنر۔ ڈیپ فریزر اور آٹو میٹک واشنگ مشین کی معیاری مرمت کے لئے۔
۵۸، ایگرو اسکوائر شادمان مین مارکیٹ لاہور
فون: ۴۸۸۸۴۴ / ۴۸۰۹۴۴

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

قدیمی ۞ اوّلین ۞ مشہور آفاق
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
۞ کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
۞ لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
۞ ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
۞ منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
۞ رحیم یار خان: فون: ۷۹۹۴
۞ ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۸

• نرینہ اولاد سے محروم • بے اولاد • سوکھا، گرمی • گیس کا علاج کرنیوالے
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر پوسٹ بکس ۱۹۰ گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴-۰۴۳۱
ہیڈ آفس: نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون: ۷۶۴۹۷-۰۴۳۱
زیر نگرانی: حکیم عبد الحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
برانچیں
• ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس • ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
• لاہور: ۱۰۔ جوہر ٹاؤن فیز I نزد آخری سٹاپ وفاقی کالونی نیو کیمپس
• کراچی: نزد ڈاکخانہ محمود آباد نمبر ۳ • چوک قلعہ کالر والا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
• اسلام آباد: سیکٹر ۱/۲۔ I گلی ۱۱ مکان نمبر ۲۰۲۹ نزد انڈسٹریل ایریا۔
خواتین کے لئے انتظام کے ساتھ

پتہ